بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جھوٹی وصیت کی تردید

تالیف ـ ممتاز احمد عبد اللطیف

ناشر ـ مرکز الاصلاح التعلیمی الخیری ـ اموا مدینة الشیخ.شیوھر. بھار ـ انڈیا

الحمد لله وحده، أما بعد:

﴿يا أيها الناس قد جاء كم برهان من ربكم وأنزلناإليكم نورا فالذين آمنوا با لله واعتصموا فسيدخلهم في رحمة منه و فضل ويهديهم إليه صراطا مستقيما﴾﴿النساء: ١٧٤ – ١٧٥﴾

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سند اور دلیل آپہونچی اور ہم نے تمہاری طرف واضح اور صاف نور اتار دیا ہے، پس جو لوگ اللہ تعالی پر ایمان لائے اور اسے مظبوط پکڑلیا، انہیں تو وہ عنقریب اپنی رحمت اور فضل میں لے لیگا اور انہیں اپنی سیدھی راہ دیکھا دیگا.

﴿وأن هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعو االسبل فتفرق بكم سبيله ذلكم وصّاكم به لعلكم تتقون﴾﴿الأنعام: ١٥٣﴾

اور یقیناً یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گی، اس کا اللہ تعالی نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ.

﴿ومن يطع الله والرسول فأولئک مع الذين أنعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين و حسن أولئک رفيقا﴾﴿النساء: ٦٩﴾

اور جو بھی اللہ اور رسول کی فرمان برداری کریگا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے، جیسے: انبیاء، صدیقین، شہداء اور نیک لوگ یہ بہترین رفیق ہیں.

﴿ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدىٰ ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولىٰ ونصله جهنم وساء ت مصيرا﴾ ﴿النساء: ١١٥﴾

جو شخص ہدایت کے واضح ہوجانے کے باوجود بھی رسول کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کردیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈالدیں گے جو بدترین ٹھکانہ ہے.

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اپنی اس نعمت کی یاد دہانی کرائی ہے جو قرآن مجید کی صورت میں ان پر

نازل کیا ہے جو انہیں تاریکیوں سے نکال کرنورِ ہدایت پر گامزن کرتا ہے، انہیں حکم دیتا ہے کہ اسے مضبوطی سے تھام لو، اس کی مخالفت نہ کرو اور ہدایت ورہنمائی اسی سے حاصل کرو، اس کے سوا گمراہ کن آراء اور خیالات کی پیروی نہ کرو.
اللہ تعالی کا یہ حکم اس امر کی نشان دہی کرتا ہے کہ انسان اور جنات کے شیاطین لوگوں کی گمراہی کے لئے شیطانی ہتھکنڈے استعمال کر کے انہیں کتاب وسنت سے گمراہ کرنے، انہیں نورِ ہدایت سے موڑ کر تاریکیوں کے گڑھے میں ڈھکیلنے اور انہیں جنت کی راہ سے ہٹا کر دوزوخ کی راہ پر لگانے کی کوشش کریں گے.

یہ مکر وفریب اور دسیسہ کاری اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کی جانب سے بعثت نبوی سے آج تک جاری ہے، گاہے بگاہے اس سلسلے میں غلط پروپگنڈا اور جھوٹی پمفلٹ بازی کبھی طبع کرا کر اور کبھی فوٹو کاپی کے ذریعے ہوری ہی ہے، جس کا مقصد لوگوں کو گمراہ کرنا، خوف دلانا اور ان کے درمیان دہشت پھیلانا ہے.

اس قسم کا غلط پروپگنڈا چند سالوں سے اس ملک ﴿سعودی عرب﴾ میں بھی ہونے لگا ہے، شیطان مردود نے اس غلط پروپگنڈا کو شیخ احمد خادم مسجد نبوی کی طرف منسوب کیا ہے، جس کی بنا خواب پر ڈالی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں خواب میں آ کر ذیل کی وصیت کی ہے:

''یہ وصیت میری امت تک پہونچادو! جو لوح محفوظ سے تقدیر الہی کے قلم سے لکھ کر آیا ہے، جس نے اس کو لکھا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچایا اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں بھیجا اس کے لئے جنت میں محل تعمیر کیا جائیگا، جس نے اسے نہیں لکھا نہ پہونچایا اور نہ بھیجا وہ قیامت کے دن میری شفاعت سے محروم ہوگا، جسے کسی غریب اور محتاج نے لکھا وہ بے نیاز اور مالدار ہو جائیگا، یا اگر وہ مقروض ہے تو اللہ تعالی اس کا قرض ادا کردیگا، یا اگر وہ گنہگار ہے تو اللہ تعالی اس وصیت کی برکت سے اسے اور اس کے والدین کے گناہوں کو بخش دیگا، اور جس نے اسے نہیں لکھا اور نہ اس کی اشاعت کی تو دنیا اور آخرت دونوں ہی میں اس کا چہرہ سیاہ ہوگا، جس نے اس کو درست سمجھا وہ نجات پائیگا اور وہ یقیناً عذاب الہی سے سے محفوظ رہیگا اور جس نے اس کی تکذیب کی اس نے کفر کا کام کیا''

یہ اُس جھوٹی وصیت کی چند باتیں ہیں جن کو اہل بدعت اور خرافات نے گڑھ کر اللہ کے رسول کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ اللہ کے رسول نے خود ہی اس طرح کی کذب بیانی سے بچنے کی تنبیہ فرمائی ہے:

﴿من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار﴾ ﴿البخاري﴾

جس نے جان بوجھ کر جھوٹی بات میری طرف منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کی آگ بنالے.
یہ جھوٹی وصیت بہت پرانی ہے، آج سے ۸۰/سال پہلے اس کی ترویج واشاعت کا آغاز ہوا، اہل علم نے اس کی تردید کی، اس کے جھوٹے اور باطل ہونے کا پردہ فاش کیا، ان میں شیخ محمد رشید رضاؒ بھی ہیں، جنھوں نے اس کی تردید میں لکھا ہے:

''میں نے ۱۳۳۲ھ میں اس مسئلے کی طرف توجہ دی، گرچہ میں اس مسئلے کو اپنی شروع تعلیم ہی سے جانتا ہوں جب کہ میرے

حروف تہجی سیکھنے اور قلم پکڑنے کا زمانہ تھا اور جس کو آج تک کئی بار دیکھ چکا ہوں اور ہر بار اس جھوٹی وصیت کی نسبت شیخ احمد خادم الحجرۃ النبویہ کی طرف کی جاتی ہے جو سراسر جھوٹ ہے جس کی تصدیق نادان، جاہل، ان پڑھ اور کند ذہن لوگ کرتے ہیں، اہل علم اسے تو پہلی نظر ہی میں جھوٹ جان لیتے ہیں بلکہ جن کو علم دین کی ذرہ برابر خوبو ہے وہ بھی اس کو جھوٹ سمجھنے میں کسی اختلاف اور شبہ کا شکار نہیں ہوتے''

اس کے بعد شیخ محمد رشید رضاؒ نے اس جھوٹی وصیت کی بڑی مفید اور طویل تردید کی ہے جس میں اس کی جملہ افترا پردازیوں اور کذب بیانیوں کا قلع قمع کر دیا گیا ہے.

پھر اس جھوٹی وصیت کو آج کل بعض اہل بدعت اور خرافات نے مختصر کر کے شائع کیا ہے جس کا مقصد لوگوں کے عقائد خراب کرنا اور انہیں کتاب وسنت کی صحیح تعلیم سے ہٹانا ہے.

بعض نادان، جاہل اور ان پڑھ افراد نے اس کے جھوٹے وعدوں اور وعیدوں سے متاثر ہو کر اسے طبع کرا کر تقسیم کیا ہے اور کر رہے ہیں، اس لئے کہ اس کاذب اور مفتری نے اس جھوٹی وصیت کی مقبولیت اور اشاعت کے لئے یہ بھی لکھا ہے:
''جو شخص اس کو طبع کرا کر تقسیم کریگا وہ اپنا مقصود پالیگا، اگر وہ گنہگار ہے تو اللہ تعالی اس کے گناہوں کو بخش دیگا، اگر وہ ملازم ہے تو اسے ترقی عطا فرمائیگا، اگر وہ مقروض ہے تو اللہ تعالی اس کا قرض ادا کر دیگا، جو اسے جھٹلائیگا اس کا چہرہ سیاہ ہوگا اور وہ ہر طرح کی سزاؤں سے دوچار ہوگا''

اس جھوٹی وصیت کی تردید علمائے کرام نے پہلے بھی کی ہے اور آج بھی کر رہے ہیں، جن میں شیخ رعبد العزیز بن بازؒ کی تردید بڑی مفید اور کارآمد ہے، انہوں نے اس کے مکر وفریب کا پردہ چاک کر کے رکھدیا ہے.
جب اس کے مروجین کو ان تردیدی بیانات کا علم ہوا تو انہوں نے اسے خفیہ انداز میں طبع کرا کر تقسیم کرنا شروع کیا اور اس کی ترویج واشاعت پر بعض نادانوں اور جاہلوں کو بھی ورغلا کر اپنے دام میں کرلیا.
بہرصورت! یہ وصیت چند وجوہ سے جھوٹ اور باطل ہے:

﴿۱﴾ وعدہ، وعید اور مستقبل کے اخبار وغیرہ کا تعلق شریعت کے ان امور سے ہے جن کا علم وحی الٰہی کے بغیر کسی کو نہیں ہوتا اور وحی کا سلسلہ اللہ کے رسول ﷺ کی وفات سے منقطع ہو چکا.

لھذا! کتاب وسنت سے جو چیز ہمیں ملے اور ان سے جو حکم ثابت ہو وہی ہماری ہدایت اور رہنمائی کے لئے کافی اور شافی ہے کیوں کہ دین مکمل ہو چکا ہے اس میں کسی اضافے کی ضرورت نہیں اور نہ ایسا کرنا کسی طرح جائز اور درست ہے.
خواب، قصہ اور کہانی کے ذریعے شریعت کا کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کا اکثر وبیشتر حصہ شیطانی وساوس پر مشتمل ہوتا ہے جس کا مقصد لوگوں کو راہِ مستقیم سے ہٹانا ہوتا ہے.

اس وصیت کے مفتری اور کاذب نے اس شخص کو جنتی ٹھرایا ہے جس نے اس کی تصدیق کی اور اس کی اشاعت اور تقسیم کی، نیز اسے ضروریات کی تکمیل کا ذریعہ اور مصیبتوں سے نجات دہندہ بتایا ہے، اور جس نے اس کی تکذیب کی اسے دوزخی ٹھرایا ہے اور اس کے چہرے کے سیاہ ہونے کی وعید سنائی ہے، گویا یہ ایک نئی شریعت کی ایجاد کرنا اور اللہ تعالی کی ذات پر جھوٹی تہمت لگانا ہے .نعوذ باللہ من ذلک.

﴿۲﴾ اس وصیت کے مفتری کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اس نے اسے قرآن مجید سے بھی زیادہ درجہ دیدیا ہے کیوں کہ جس نے قرآن مجید کی طباعت اور اشاعت کی اور اسے ایک ملک سے دوسرے ملک بھیجا اسے اتنا ثواب نہیں ملیگا جتنا اس جھوٹی وصیت کی طباعت اور اشاعت سے ملیگا، نیز جس نے قرآن مجید کی طباعت اور اشاعت نہ کی اور نہ اسے ایک ملک سے دوسرے ملک بھیجا وہ نبی کی شفاعت سے محروم نہ ہوگا پھر اس جھوٹی وصیت کی تصدیق نہ کرنے سے کیسے محروم ہوگا؟

﴿۳﴾ اس وصیت میں علم غیب کا دعوی کیا گیا ہے جیسا کہ اس کے ذیل کے اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے:

''ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار افراد کفر کی موت مریں گے''

یہ علم غیب ہے جسے اللہ بزرگ برتر کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں جانتا کہ کس کی موت اسلام پر ہوگی اور کس کی کفر پر اور جس نے علم غیب کا دعوی کیا وہ کافر ہے.

﴿۴﴾ جزا وسزا اور ثواب وعقاب کا ثبوت دنیا اور آخرت دونوں ہی میں کتاب وسنت کی نصوص کے علاوہ کسی دوسری چیز سے فراہم نہیں کیا جا سکتا، اور اس وصیت کے مفتری اور کاذب نے ثواب وجزا اس وصیت کی تصدیق کرنے والوں کے لئے اور سزا وعقاب اس کی تکذیب کرنے والوں کے لئے مقرر کیا ہے.

الحمد للہ اللہ تعالی نے اسے اسی دنیا میں رسوا کیا کہ بہت سارے مسلمانوں نے اس کی تکذیب کی، اس کی اس دروغ گوئی کا پردہ فاش کیا اور اس کی تردید کر کے اس کا قلع قمع کیا، یہ اس دنیاوی زندگی میں اس کے لئے بدترین سزا ہے، اور وہ لوگ بھی جان لیں جنہوں نے اس کی تصدیق کی ہے اور اس کی ترویج واشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے کہ ان کے لئے بھی سراسر نقصان اور خسارہ ہے.

اس مفتری اور کاذب نے تو عوام الناس اور نادانوں کو اس وصیت کے ذریعے وہم وگمان اور دھوکہ میں ڈالدیا ہے، اس نے اس جھوٹی وصیت کے صحیح ہونے پر بار بار اللہ کی قسمیں کھائی ہیں کہ وہ اپنے قول میں سچا ہے اور یہ وصیت مبنی بر حقیقت ہے اور اگر یہ جھوٹی وصیت ہے اور وہ جھوٹا ہے تو اس کی موت کفر پر ہو، جسے اس کا مقصد اسلام سے سچی محبت جتلانا اور گناہوں اور برائیوں سے نفرت کا اظہار کرنا ہے، تاکہ لوگ اس کے ساتھ حسنِ ظن قائم کرلیں اور اس کی اس جھوٹی بات کی تصدیق کرنے لگیں.

یہ اس کی چال، اس کا دھوکہ اور اس کی خباثت ہے بلکہ اس کی جہالت، نادانی اور کند ذہنی ہے، اس لئے کہ کثرت سے قسم

کھانا کسی چیز کی صداقت پر دلالت نہیں کرتا اور نہ قسم کھانے والا صادق ہوجاتا ہے، بلکہ بہت سارے مفتری اور کاذب لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے قسم کھاتے ہیں جیسا کہ ابلیس لعین نے آدم اور حوا علیھما السلام کے ساتھ کیا:

﴿إني لكما لمن الناصحين﴾ ﴿الأعراف: ٢١﴾

یقین جانیئے میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں.

اور اللہ تعالی نے آپ ﷺ اور مومنوں کو جھوٹی قسم کھانے سے منع کیا ہے:

﴿ ولا تطع كل حلاف مهين﴾﴿ القلم: ١٠ ﴾

اور آپ کسی ایسے شخص کا بھی کہا نہ مانیئے جو زیادہ قسمیں کھانے والا ہو.

اور اللہ تعالی نے ہمیں اطلاع دی کہ منافقین نے جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھائیں:

﴿وليحلفن إن أردنا إلا الحسنىٰ والله يشهد إنهم لكاذبون﴾ ﴿التوبة:١٠٧ ﴾

اور وہ قسمیں کھا جائیں گے کہ بھلائی کے سوا ہماری کچھ نیت نہیں ہے اور اللہ تعالی گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں.

کیا یہ بے وقوف اور نادان یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹی تہمت لگا کر اور اس پر قسمیں کھا کر لوگوں کو اس کی تصدیق پر آمادہ کر لیگا اور لوگ اس کی باتوں میں آجائیں گے، حاشا وکلا، ایسا ہرگز نہ ہوگا.
اس نے اپنی غیرت کا مظاہرہ کر کے اور گناہوں پر تکلیف کا احساس جتلا کر عوام الناس کو دھوکہ میں ڈالنے کی ایک ناکام کوشش کی ہے، اسے معلوم نہیں کہ اس طرح کی جھوٹی خیر خواہی اور شفقت کا اظہار فرعون مردود نے موسی علیہ السلام کی دعوت توحید کو الٹ دینے کے لئے کیا تھا اور وہ اس میں ناکام رہا:

﴿إنی أخاف أن يبدل منكم دينكم أو يظهر في الأرض الفساد﴾ ﴿غافر: ٢٦﴾

مجھے تو ڈر ہے یہ کہیں تمہارا دین نہ بدڈالے یا ملک میں کوئی بڑا فساد برپا نہ کردے.

لھذا ہر وہ شخص جو اپنی دینی غیرت اور خیر خواہی کا اظہار کرے وہ سچا نہیں ہوتا.
پس مسلمانوں کے لئے وہی تحذیرات اور تنبیہات کافی ہیں جو کتاب وسنت میں برائیوں اور گناہوں کے ارتکاب پر وارد ہوئی ہیں اور ان پر جو سزائیں مرتب ہوتی ہیں.

یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس جھوٹی وصیت کے ناشر اور مروج کا اس سے مقصد کیا ہے اور کون سی چیز اسے اس عمل بد پر آمادہ کرتی رہتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا مقصد مسلمانوں کو کتاب وسنت کی تعلیم سے گمراہ کرنا اور انہیں بدعات وخرافات اور من گھڑت قصے کہانیوں کا گرویدہ بنانا ہے تاکہ اس کے لئے ان کے عقائد کو بدلنا آسان ہوجائے کیوں کہ جب تک مسلمان کتاب وسنت کے گرویدہ رہیں گے، اس وقت تک انہیں گمراہ کرنا آسان نہ ہوگا، لیکن جب وہ بدعات و خرافات اور جھوٹے قصے اور کہانیوں میں مبتلا ہوجائیں گے تو کسی ملحد اور گمراہ کرنے والے کے لئے انہیں گمراہ کرنا آسان ہوجائیگا.

بہت ممکن ہے کہ اس سازش کے پیچھے کفار اور ملحدین کی خفیہ ایجنسیوں اور تنظیموں کا ہاتھ ہو جو اس کذب بیانی اور افترا پردازی کے ذریعے مسلمانوں کو ان کے دین سے منحرف کرنا چاہتے ہوں، اس امر کو اس بات سے تقویت پہونچتی ہے کہ اس جھوٹی افترا پرداری کی اشاعت کا سلسلہ ایک صدی سے جاری ہے اور یہ بات بعید از قیاس ہے کہ اس کا اصلی مروج بقید حیات ہو، لھذا! اگر کوئی دوسرا اس کی ترویج و اشاعت نہ کرتا تو اس کا سلسلہ آج تک جاری نہ رہتا.

پس مسلمانوں! یہ اور اس طرح کی دوسری کذب بیانیوں اور افترا پردازیوں سے بچو! ان کی تصدیق نہ کرو اور نہ اس کی اشاعت کرو! اگر اس سلسلے میں کوئی شبہ ہو تو اہل علم سے رجوع کرو! اگر کسی کو اس جھوٹی وصیت کو لکھ کر اشاعت کرتے ہوئے پاؤ تو اس کی اطلاع اہل علم، ملک کے نظامِ احتساب کے کارندوں اور حکومت کے ذمہ داروں تک پہونچاؤ تا کہ اس کی تنبیہ کی جا سکے اور اس کے شر و فساد سے مسلمانوں کو بچایا جا سکے.

انسان اور جنات کے شیاطین کفار و ملحدین اور منافقین جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں، ان کی دن رات یہی کوشش رہتی ہے کہ وہ لوگوں کو راہِ حق سے روک کر انہیں باطل کی راہ پر اور انہیں جنت کی راہ سے ہٹا کر جہنم کی راہ پر لگا دیں، انہوں نے اللہ کی مخلوق کو انبیاء کی شریعتوں سے ہٹایا اور آسمانی کتابوں میں رد و بدل کی، جیسا کہ تورات اور انجیل کی تحریف سے اس امر کی نشان دہی ہوتی ہے.

جب اللہ تعالی نے خاتم النبیین ﷺ کو مبعوث فرمایا، ان پر قرآن مجید نازل کیا اور دین قیم اور عظیم شریعت عطا کی تو اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود اللہ تعالی نے اپنے سر لی:

﴿إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون﴾ ﴿الحجر: ٩﴾

ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں.

﴿وإنه لكتاب عزيز ☆ لايأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد﴾ ﴿فصلت: ٤١-٤٢﴾

یہ بڑی باوقعت کتاب ہے جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا، نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے، یہ حکمت اور حمد والے اللہ کی جانب سے نازل کردہ ہے.

اور دروغ گوئی سے سنت رسول کی حفاظت امانت دار اور نگہباں علمائے اخیار نے کی ہے، انہوں نے نہایت امانت داری سے اس فریضے کو انجام دیا ہے، اس راہ کے ہر مفتری، کاذب اور مدعی کا پردہ چاک کیا ہے، صحیح، ضعیف اور موضوع روایات کے درمیان تمیز کرنے کی راہ بتائی ہے، اس کے لئے اصول و قواعد مرتب کئے ہیں، جس سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہو گیا ہے.

انہوں نے احادیث رسول کی تدوین بھی کی ہے، ضعیف، موضوع اور جھوٹی روایتوں کو بھی قلمبند کیا ہے تا کہ امت اسلام کو اس کی خطرناکی سے بچایا جا سکے.

کتاب وسنت اور شریعت مطہرہ کی اس حفاظت کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں نے کتاب وسنت میں رد وبدل اور ہیر پھیر کی کوئی راہ نہ پائی تو مسلمانوں کو کتاب وسنت سے گمراہ کرنے کے لئے دوسرے حربے استعمال کئے، ان میں ایک حربہ جھوٹی وصیت، جھوٹا خواب، قصہ اور کہانی ہے جو ترغیب وترہیب اور جھوٹے وعدوں اور وعیدوں پر مشتمل ہوتا ہے، جس کے ذریعے نادانوں، جاہلوں اور کمزور ایمان والوں کو دھوکہ میں مبتلا کیا جاتا ہے، انہیں اس کے ذریعے دینداری اورعبادت وریاضت کے نام پر شرک، الحاد اور بدعات وخرافات میں غرق کرنے کی کوشش کی جاتی ہے. الأماں والحفیظ.

ایسے لوگ کتاب وسنت کے حامل نہیں بلکہ جھوٹے خواب، من گھڑت قصے کہانیوں اور وہمی خیالات کے دلدادہ ہیں اور یہی ان کا دین بن کر رہ گیا ہے، پس انہوں نے ہدایت کی صحیح راہ کھودی، کتاب اللہ اور سنت رسول کو پس پشت ڈال دیا اور شیطان کی راہ پر گامزن ہوگئے، یہ ان کے لئے کتاب وسنت سے اعراض کی دنیاوی سزا ہے:

﴿ومن يعش عن ذكر الرحمن نقيض له شيطانافهو له قرين☆وإنهم ليصدونهم عن السبيل ويحسبون أنهم مهتدون﴾﴿الزخرف: ٣٦-٣٧﴾

اور جو شخص رحمٰن کی یاد سے غفلت برتے، ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں، وہی اس کا ساتھی رہتا ہے، اور وہ انہیں راہ حق سے روکتے ہیں اور یہ اس

خیال میں رہتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں.

پس اے اللہ کے بندو! اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو مضبوطی سے تھام لو اور دشمنان اسلام کی دسیسہ کاریوں اور ریشہ دوانیوں سے بچو جن کا مقصد تمہیں گمراہ کرنا ہے.

اے! اللہ ہر ایک کو کتاب اللہ اور سنت رسول کو مضبوطی سے تھامنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما. آمین ثم آمین.

ملاحظہ:

یہ سطور ڈاکٹر صالح بن فوزان حفظہ اللہ سعودی عرب کے عربی مضمون مسمّٰی

"**فی انکار الوصیة المکذوبة و المنسوبة الی الشیخ أحمد خادم المسجد النبوی**" کا اردو ترجمہ ہے، جس سے راقم السطور نے اپنے آفس اسلامک سنٹر دبی کی دعوتی مصلحتوں کے پیش نظر کیا ہے اور جو نشرہ کی شکل میں "**مرکز الکتاب و الشریط الخیری الشارقه** کی جانب سے چھپ کر تقسیم ہوا ہے.

مترجم

ممتاز احمد عبد اللطیف

۱۴۲۰/۷/۹ھ موافق ۱۹۹۹/۱۰/۱۸